احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۳- صفر ۱۴۱۳ھ، ۴- ظہور ۱۳۷۱ہش، ۴- اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۶

پھل اور سایہ دار درخت کیطرح بنیں

ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں۔ تو سوائے اس کے کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۷ واں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا

مسلح افواج کے سربراہ اور سیاستدان مل کر حالات کو بہتر بنانے پر توجہ دیں

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطابات مواصلاتی سیارے کے ذریعے یورپ کے علاوہ انڈونیشیا، جاپان، سنگاپور، بھارت اور پاکستان کے کئی شہروں میں براہِ راست دیکھے گئے

اسلام آباد (برطانیہ) ۲، اگست
جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۷ واں جلسہ سالانہ آج یہاں شام بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور افواج پاکستان کے سربراہوں اور سیاستدانوں کو نصیحت کی کہ وہ مل کر بیٹھیں اور سر جوڑ کر ملک کے مسائل حل کرنے کے لئے غور کریں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے مہمان مقرر سیرالیون کے صدر کے ذاتی نمائندہ مسٹر ایکم اے جبریٹل AKIM A GIBRIL کا تعارف کروایا۔ مسٹر جبریل اپنے ملک کے وزیر صحت سماجی امور اور مذہبی امور ہیں آپ جماعت احمدیہ سے دوستانہ تعلق رکھتے ہیں۔

مکرم ایکم جبریٹل صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں اپنی طرف سے سیرالیون کے صدر مملکت عوام اور حکومت کی طرف سے اس سالانہ جلسہ پر احباب کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ جب میں نے پہلی بار حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی تو اس کا گہرا اثر میرے دل پر پڑا۔ میں حضرت امام جماعت احمدیہ سے بار بار ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے تعلیم اور صحت کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا سیرالیون کے عوام اور حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کیا۔ اس موقعے پر حضور نے حاضرین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ سیرالیون کے وزیر صحت کی صحت اور لمبی زندگی کیلئے دعائیہ نعرہ لگائیں اس پر احباب نے وزیر صحت سیرالیون زندہ باد کے نعرے لگائے۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب پاکستانی وقت کے مطابق دس بجنے میں دس منٹ پر شروع ہوا اور قریباً بارہ بجے رات ختم ہوا اس طرح سے حضور نے قریباً سوا دو گھنٹے خطاب فرمایا۔

حضور نے ارشاد باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے اور فحشاء منکرات اور بغاوت کے طریقوں سے بچنے کا حکم دیتاہے کی روشنی میں پاکستان کے حالات کا تجزیہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا: میرا مقدمہ تو اللہ کی عدالت میں ہے۔ میں تو اپنے ربّ کے سامنے گریہ وزاری کرتا ہوں اور اسی کے آگے جھکتا ہوں، اس لئے میرے خطاب سے کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہونے دیں۔ میں کوئی شکوہ نہیں کر رہا میرا مقصد صرف نصیحت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنی بات کا آغاز قیام پاکستان سے کیا اور بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا۔ آپ نے کہا کہ قائداعظم کوئی روایتی سیاستدان نہیں تھے بلکہ بہت ہی صاف دل اور صاف گو انسان تھے جو کسی سے بھی مرعوب ہوئے بغیر اپنا فیصلہ کرتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی خوش قسمتی تھی کہ ہماری تاریخ کے ایک اہم ترین موڑ پر پاکستان کو قائداعظم کی قیادت میسر آئی۔

حضور ایدہ اللہ نے قائداعظم کے مختلف ارشادات بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ قائداعظم ملک کے مختلف طبقوں قوموں اور فرقوں کے درمیان بہترین ہم آہنگی چاہتے تھے اور ذات پات یا مذہبی عقیدے کو ملک کی ترقی اور استحکام میں مزاحم نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔ اور مذہب کی بنیاد پر کسی سے کسی قسم کے امتیاز کے قائل نہ تھے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک پاکستان کے دنوں میں مختلف مذہبی راہنماؤں کی مخالفت کی تفاصیل بیان کیں۔ حضور نے اس مرحلہ پر قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی تاریخ ساز جدوجہد کا ذکر فرمایا اور جماعت احمدیہ کے مخالف علماء مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے لوگوں کا بیان سنایا جنہوں نے کھلے بندوں اعتراف کیا کہ پاکستان کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ نے قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس کے علاوہ پاکستان بننے کا اعلان ہونے کے بعد قادیان کی مختصر سی بستی نے ہزاروں پناہ گزینوں کی جو دن رات خدمت کی اس کا ذکر کیا۔ ایک مرحلے پر ان پناہ گزینوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہو گئی جو اطراف کے بیس میل کے علاقے سے وہاں پناہ لینے کے لئے پہنچ گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے مسلسل کئی دن رات چوبیس چوبیس گھنٹے جاگ کر ان پناہ گزینوں کی خدمت کی۔ ان کو خوراک لباس فراہم کیا اور پاکستان روانگی کا بندوبست کیا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حکومتِ پاکستان کی طرف سے شائع کردہ کتاب "کاروانِ سخت جان" سے حوالے پیش کئے جس کے الفاظ یہ تھے کہ

"بیس بیس میل کے فاصلے سے لوگ قادیان میں پناہ لینے آ گئے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بآوازِ بلند فرمایا آج بھی پاکستان پر اگر کوئی ابتلاء آئے تو پاکستان کے احمدی اس سے بچاؤ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۴۔ اگست ۱۹۹۲ء

ہماری مشکلات ۔ اور خدا سے تعلق

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس سب سے اہم نکتہ یہی ہے جس کو آپ یاد رکھیں۔ پلّے باندھ لیں۔ کبھی ایک لمحے کیلئے بھی بھلائیں نہیں۔ کہ انتظام خواہ کتنے ہی بڑے اور وسیع تر ہوتے چلے جائیں خدا کے فضل سے چلیں گے۔ اور جو لوگ خدا سے تعلق رکھتے ہیں ان کے کام آسان ہو جایا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے وہ کام بنا دیتا ہے۔ اس لئے اپنا تعلق بڑھائیں اور پھر دعاؤں میں زور دیں اور یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے سب سے پہلے خیال دعا کا ہونا چاہیئے اور سب سے پہلا سہارا خدا کا ڈھونڈنا چاہیئے۔ یہ عادت زندگی بھر آپ کے کام آئیگی اور ہمیشہ آپکے سارے کام آسان کرتی چلی جائے گی۔"

اس مختصر سے اقتباس سے ہمیں چھوٹے سے چھوٹے انتظام سے بڑے سے بڑے انتظام کے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا انتظام تو گھر کا ہے۔ جہاں بات دو افراد سے شروع ہوتی ہے۔ میاں اور بیوی۔ اور پھر بڑھنے لگتی ہے۔ میاں بیوی اور بچے۔ اور اگرچہ یہ دائرہ انتظام ہے تو چھوٹا سا لیکن دیکھا جائے تو ساری دنیا کا سکون اسی دائرے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہاں گڑبڑ ہو تو ہر جگہ گڑبڑ ہوتی ہے۔ انسان کو نہ گھر میں آرام نہ گھر سے باہر۔ اور گھر میں آرام نہ ہو تو گھر کے افراد کے لئے مشکل اور گھر سے باہر آرام نہ ہو تو دوسروں کو مشکل۔ کہتے ہیں نا افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را۔ کسی ایک نے منہ بسورا ہوا ہے۔ تو دوسروں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر لڑائی کا موڈ ہو تو پھر تو ہر شخص سے تو تکار۔ اور اس کے نتیجہ میں عدم امن اور فساد کی فضا۔

اگر اس دائرے کو پھیلایا جائے تو محلّوں کا انتظام۔ شہروں کا انتظام اور ملکوں کا انتظام اور اب تو اقوام متحدہ کے ذریعہ ساری دنیا کا نظام۔ یہ سارے انتظامات کہیں ٹھیک ٹھاک چل رہے ہیں اور کہیں گڑبڑ ہے اور گڑبڑ بھی ہے تو بہت زیادہ۔ اوپر دیے گئے اقتباس میں جو نکتہ بیان فرمایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انتظام کو بہتر چلانے کیلئے اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو۔ گھر کیلئے بھی دعا کی جائے اور باہر کیلئے بھی۔ کہیں کوئی مشکل پیش آئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف نظر اٹھے۔ اور یہ بات ہے بھی آسان۔ اس لئے کہ اس کا منبع دل ہے۔ باقی باتوں کیلئے تو بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے خدا کا خیال دل میں لانے کیلئے دل کو خدا کی طرف صرف جھکانا ہی پڑتا ہے۔

دوستی کا ہاتھ ہے سارے زمانے کی طرف
دل کے دروازے کھُلے ہیں ہر کہ و مہ کیلئے
ہاتھ میں ہاتھ اور لب پر ہیں ترانے حمد کے
کارواں درکار ہے اس اجنبی رہ کیلئے

ــــــ ابوالاقبال

○

راحتِ قلب و نظر آپ کی رعنائی ہے
اِک دھنک جیسے مرے دل میں اُتر آئی ہے

جنبشِ لب میں ہے پیغامِ حیاتِ ابدی
میرا ہر مُوئے بدن حاملِ شنوائی ہے

کون اُڑتی ہوئی آواز کے پَر کاٹے گا
کس کو اِک عمر گذر جانے پہ ہوش آئی ہے

سنگ میلوں پہ کئی لوگ ہوئے واماندہ
اور مَیں ہوں مری منزل پہ پذیرائی ہے

تجھ کو اِس سوچ کا انداز بدلنا ہوگا
میری توقیر کا ساماں تری رسوائی ہے

شامِ غربت کے اندھیروں میں بھٹکنے والے
صبحِ روشن کی ترے در پہ نوید آئی ہے

مَیں نے خوابوں کے جزیرے میں گذارے کئی دن
اپنی تعبیر کی اب مجھ کو سمجھ آئی ہے

میری ترسی ہوئی آنکھوں نے بہاریں دیکھیں
اب خزاں میں بھی بہاروں ہی کی رعنائی ہے

ان سے ملنے کی تمنا ہے تو خود جا! انہیں مل
ان کے آنے میں ابھی وقت کی پہنائی ہے

میں نسیم اپنی امیدوں کو کہاں لے جاؤں
میرے ارمانوں میں پاتال کی گہرائی ہے

نسیم سیفی

صدقات کی طرف ضرور توجہ دیں

ہر وہ شخص جو صدقہ کا مستحق ہے وہ آپکی نظر میں ہونا چاہیئے تاکہ آپ جب بھی ممکن ہو اسے صدقہ دے کر اسکی مدد کر سکیں ــــ اور اپنی بھی

اگر آپ اس طرح غرباء کی مدد کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ بھی آپ سے راضی رہے اور معاشرہ کی ناہمواری بھی کم ہوتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

لَکَ الْحَمْدُ یَا تُرْسِیْ وَحِرْزِیْ وَجَوْسَقِیْ
بِحَمْدِکَ یُرْوٰی کُلُّ مَنْ کَانَ یَسْتَقِیْ

اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہے تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہو سیراب ہو جاتا ہے۔

بِذِکْرِکَ یَجْرِیْ کُلُّ قَلْبٍ قَدِ اعْتَقَیْ
بِحُبِّکَ یَحْیٰ کُلُّ مَیْتٍ مُمَزَّقِ

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا یا ہوا جاری ہو جاتا ہے اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَبِاسْمِکَ یُحْفَظُ کُلُّ نَفْسٍ مِّنَ الرَّدَا
وَفَضْلُکَ یُنْجِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یُزْبَقِ

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کی ایک نہایت مثبت وجہ جو بیان فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری پناہ ہے اور میرا قلعہ ہے۔ اگر کسی شخص کو آفات و مصائب سے پناہ دی جائے اس کے رنج و غم کو دور کیا جائے اور اس کی حفاظت اس طرح کی جائے جس طرح کہ اسے ایک مضبوط قلعہ میں جگہ دے دی گئی ہے تو یقیناً جو شخص ایسا کرے گا وہ تعریف کے قابل ہوگا اور اس کی تعریف کرنا ایک اہم فریضہ سے کم نہ ہوگا حضور فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص جو پانی چاہتا ہے اور پانی دراصل زندگی کی علامت ہے اسے تو سیراب کر دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے وہ تو اسے دے دیتا ہے۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے یہ نہ صرف انسانی زندگی کو قائم رکھتا ہے بلکہ باقی مخلوق کے لئے بھی یہ نہایت اہم چیز ہے اور جب انسان کو پانی کی ضرورت ہو اور پانی مہیا کر دیا جائے اور اس مقدار میں مہیا کر دیا جائے جو اسے نہ صرف مطمئن کر دے بلکہ سیراب کر دے تو یقیناً جو اس طرح پانی مہیا کرے گا۔ وہ تعریف کے قابل ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یہ سب کچھ کرتی ہے۔ اس لئے وہ انتہائی تعریف کے قابل ہے۔

اس سے اگلے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو افسردہ دل میں بشاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ایسا اطمینان مہیا کرتا ہے اور اس قدر باعث مسرت ہے کہ اس اطمینان سے زیادہ اطمینان اس سے زیادہ مسرت کہیں اور میسر نہیں آ سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہی انسان یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بہت قریب چلا گیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اس کے بہت قریب آ گیا ہے۔ جوں جوں وہ اس کا ذکر کرتا ہے اس کے دل میں خوشی کی لہریں اٹھتی ہیں اور اس کے دل میں جو محبت پیدا ہوتی ہے اس سے وہ یوں محسوس کرنے لگتا ہے کہ پہلے وہ مردہ تھا اور اب وہ زندہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی زندگی عطا کرنے والا ہے۔ وہ حی و قیوم ہے یعنی خود بھی زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ کرنے والا وجود ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے اور اس محبت کے سلسلے میں اس کا ذکر کیا جائے تو انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ وہ زندہ ہو گیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا نام لیتا رہے۔ بلکہ ہر وہ چیز جو جس کام کے لئے پیدا کی گئی ہے اگر وہ کام کر رہی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی مصروف ہے۔ انسان چونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کو پہچاننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر وہ کام جو اس کو پہچاننے میں مددگار ہو اور جسے اس کی عبادت کا رنگ دیا جا سکے وہ اس کا ذکر ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے یا یوں کہہ لیجئے کہ وہ تمام فرائض سرانجام دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کئے ہیں انسان ہلاکت سے بچ جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہلاکت اللہ تعالیٰ سے دوری کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوری اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈالنے سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ پس جو شخص بھی اس کا نام لیتا ہے۔ اپنے فرائض پوری طرح ادا کرے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ ہلاکت سے بچائے گا اور وہ چاہے حرص و ہوا کا یا کسی اور طرح سے قیدی ہو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل فرمائے گا اور اسے اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ حضور ایک کلیدی بات بیان فرماتے ہیں کہ تمام نیکی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور تمام پرہیزگار جو بدی سے بچتے اور اچھائی میں اپنے آپ کو مصروف رکھتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے پناہ عطا کرتا ہے۔ یہ بات کہ تمام نیکی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اس کو یوں سمجھ لینا چاہیئے کہ نیکی ہے ہی دراصل وہ بات جو خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق کی جائے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق کیا جاتے اسی کا نام نیکی ہے ہو سکتا ہے کہ انسان بعض اچھی باتیں کرتا ہو لیکن اگر اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ باتیں خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہیں تو شائد وہ ان کا نام اچھائی تو رکھ سکتا ہے انہیں نیکی نہیں کہہ سکتا یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے اس کی بجا آوری کا نام نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اس کی پناہ حاصل کریں۔ ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم اپنے اندر ایک روحانی زندگی محسوس کریں۔ اور ہر وہ بات جسے نیکی کہا جا سکتا ہے اس کے کرنے کی ہمیں توفیق ملے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

خروج باب ۲۰۔ میں، لکھا ہے۔

"اور سب لوگوں نے دیکھا کہ بادل گرجے۔ بجلیاں چمکیں۔ قرنائی کی آواز آئی۔ پہاڑ سے دھواں اٹھا اور سب لوگوں نے جب یہ دیکھا تو ہٹے اور دور جا کھڑے رہے۔ تب انہوں نے موسیٰ سے کہا تو ہی ہم سے بول اور ہم سنیں۔ لیکن خدا ہم سے نہ بولے کہیں ہم مر نہ جائیں (آیت ۱۸، ۱۹)

اسی طرح استثناء باب ۵ میں لکھا ہے

"خداوند نے تمہارے ساتھ روبرو پہاڑ کے اوپر آگ میں سے کلام کیا۔ اس وقت میں نے تمہارے اور خداوند کے درمیان کھڑے ہو کے خداوند کا کلام تم پر ظاہر کیا کیونکہ تم آگ کے سبب ڈر گئے تھے اور پہاڑ پر نہ چڑھے" (آیت ۴، ۵)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے کلام سے بالمشافہ مشرف کرنے کے لئے بلایا تو وہ زلزلہ کو دیکھ کر ڈر کے پیچھے ہٹ گئے پس (تم ہٹ گئے) کے معنے اس جگہ پر ظاہر میں ہٹنے کے ہیں۔ وہ لوگ بھاگ کر پیچھے چلے گئے اور خدا تعالیٰ کا کلام سننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو اس وقت تمہارا نام نبی کی امت میں سے کاٹ دیا جاتا اور تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت تم کو کوئی سزا نہ دی۔ لیکن جیسا کہ استثناء باب ۱۸، آیت ۱۸، ۱۹، سے ثابت ہے۔ کلام الٰہی سننے سے انکار کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ موسیٰ کی مانند جو آئندہ نبی ہوگا وہ ان میں سے نہیں ہوگا بلکہ وہ ان کے بھائیوں یعنی بنو اسماعیل سے ہوگا۔ سبت کے معنے حل لغات میں بتائے جا چکے ہیں کہ زمانہ راحت کاٹتے مونڈتے سبت کا دن منانے اور ہفتہ کے دن کے ہوتے ہیں یہ سارے معنی ہی یہاں چسپاں ہو سکتے ہیں اگر اس کو گذشتہ سے ملا کر نہ پڑھا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ جب ہم نے تم کو مال و دولت اور آرام و آسائش دی تو تم نے شرارتیں شروع کر دیں اس لئے ہم نے تم کو ذلیل کر دیا اور اگر سابق سے ملا کر پڑھا جائے تو پھر اس کے معنے یہ ہوں گے کہ طور کے موقعہ پر جو احکام تمہیں دئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک سبت منانے کا بھی تھا۔ تم نے اس حکم کی بھی نافرمانی کی۔ سبت کا ذکر استثناء باب ۵، آیت ۱۲ تا ۱۵، میں آتا ہے۔ لکھا ہے "سبت کے دن کو یاد کر تا کہ تو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

عام طور پر بلکہ کہنا چاہیئے کہ ہمیشہ ہی تصاویر کی اہمیت ان افراد کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ جو تصویر میں موجود ہیں۔ اگر بڑے لوگ ہیں تو تصویر کی بہت اہمیت ہوگی۔ اور اسی طرح واقعات کے ساتھ بھی تصویر کی اہمیت ہوتی ہے۔ لیکن واقعہ سے تعلق رکھنے والے لوگ تصویر میں موجود ہونے چاہئیں یا پھر وہ کسی نظارے کی تصویر ہو جسے ہم لینڈ سکیپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کسی دریا کا موڑ ہو سمندر کی بیچ ہو۔ صحراؤں میں ٹیڑھے میڑھے درخت ہوں۔ یا کسی جگہ پر صرف ایک درخت تن تنہا اداسی پھیلا رہا ہو۔ اس طرح تصاویر کی اہمیت بنتی ہے۔ لیکن بہر حال بنتی چیزوں کی یا لوگوں کی موجودگی سے ہے۔ لیکن یہ تصویر جو اس وقت پیش نظر ہے۔ یہ ان لوگوں کی وجہ سے اہم ہے جو اس میں موجود نہیں ہیں۔ ایک فٹ بال کی گراؤنڈ ہے اور احمدیہ سکول بو اور احمدیہ سکول کینیما کے درمیان میچ ہونے والا ہے۔ یہ دونوں ٹیمیں اس تصویر میں نظر نہیں آرہیں۔ جہاں تک بو سکول کا تعلق ہے یہ اپنے علاقے میں نہ صرف تعلیمی معیار کے لئے بلکہ کھیلوں کے معیار کے لئے بھی خاصا معروف ہے۔ بڑے بڑے سیکنڈری سکولوں سے اس کے میچ ہوتے ہیں اور اس نے بڑی بڑی زبردست ٹیموں کے دانت کھٹے کئے ہیں۔ ایک میچ کا ذکر تو پہلے کسی "کاغذی ہے پیرہن" تحریر میں آ بھی چکا ہے۔ جس میں ٹرافی کو میدان سے گھر تک لانے کا بھی ذکر تھا۔ اس کے میچ نہ صرف بو کے میدان میں ہوتے ہیں بلکہ دیگر شہروں میں بھی جا کر بو احمدیہ سکول کی فٹ بال ٹیم میچ کھیلتی ہے اور خدا کے فضل سے جیت کے آتی ہے۔ جہاں تک کینیما سکول کا تعلق ہے جس وقت تصویر لی گئی تھی اس وقت اس کے قیام کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ احمدیہ جماعت کا سکول بننے کو ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے تھے۔ میں جب پہلی دفعہ ۱۹۷۶ء میں سیرالیون گیا تو یہ سکول کسی ایک فرد کی ملکیت تھا۔ اس کا معیار بھی روز بروز گر رہا تھا اور اس کی مالی حالت بھی خراب سے خراب تر ہو رہی تھی میری موجودگی میں اس مالک سے گفتگو ہوئی اور ایک رقم طے پا گئی کہ وہ اتنی رقم لے کر یہ سکول احمدیہ جماعت سیرالیون کے حوالے کر دے گا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ وہ اپنے اس وعدے پر تو قائم نہ رہا اور اس سے زیادہ رقم مانگنے لگا۔ لیکن احمدیہ جماعت چونکہ یہ سکول اپنے قبضہ میں لے چکی تھی۔ اور اس کے کارکنوں کی کوشش سے اس کی حالت بہتر سے بہتر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اس لئے منہ مانگی رقم ادا کر دی گئی۔ اگرچہ جہاں تک مجھے یاد ہے بعض وجوہات کی بناء پر یہ رقم ادا کرنے میں کچھ وقت لگا۔ جب میں تین چار ماہ کے بعد دوبارہ سیرالیون گیا تو اس وقت بھی ابھی رقم کا کچھ حصہ واجب الادا تھا۔ اور جب میں فری ٹاؤن سے بو پہنچتا تو رقم کا تقاضا شروع ہو جاتا۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل رقم ادا کر دی گئی۔ اور یہ سکول احمدیہ جماعت کے سکولوں میں شامل ہو گیا۔ اس کے پہلے پرنسپل بو احمدیہ سکول کے ایک استاد مکرم میاں لطف الرحمان صاحب محمود مقرر ہوئے۔ مکرم محمود صاحب کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں اور وہاں میں نے یہ کہا تھا کہ محمود صاحب جب چھڑی ہاتھ میں لے کر چلتے ہیں تو واقعی کسی بہت بڑے کالج کے پرنسپل لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویسے بھی وہ نہ صرف علمی آدمی ہیں بلکہ بڑی تندہی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی پرنسپل شپ میں یہ سکول دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔ طلباء کی تعداد بھی بڑھ گئی سکول کے کمروں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اور کھیلنے کے گراؤنڈ بھی پہلے سے بہت بہتر ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد مکرم محمود صاحب رخصت پر پاکستان تشریف لائے تو ہمارے ایک مربی مولانا خلیل احمد صاحب مبشر جو آجکل سیرالیون کے مشنری انچارج ہیں ان کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ محمود صاحب کی عدم موجودگی میں وہ اس سکول کی پرنسپل شپ کے فرائض ادا کریں۔ مستعد تو مکرم محمود صاحب بھی ہیں۔ لیکن مولانا مبشر صاحب نوجوان ہونے کی حیثیت سے ان سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ سکول کو چلاتے رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی پرنسپل شپ کے دوران احمدیہ سیکنڈری سکول بو اور اس اپنے سکول کا ایک فٹ بال کا میچ کروایا میرے ساتھ انہیں خاص انس ہے مجھے فری ٹاؤن سے بلایا کہ میں اس میچ کا افتتاح کروں۔ میں اپنی ساری عمر کبھی فٹبال نہیں کھیلا۔ بچپن میں ہاکی تو محلے میں کھیلتا تھا لیکن فٹ بال نہیں۔ اب انہوں نے مجھے فٹبال کے میچ کا افتتاح کرنے کے لئے بلایا تو مجھے کسی قدر حیرت بھی ہوئی۔ لیکن یہ حیرت ہمیشہ خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی طرح جب میں کسی احمدی دوست کے مکان کا سنگ بنیاد رکھتا تھا تو عام طور پر ان چند الفاظ میں جو اس موقعہ پر میں کہا کرتا تھا یہ بات ضرور بیان کرتا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کیسا فضل ہے مجھ پر کہ میں نے اپنے گھر کی تو ایک اینٹ بھی نہیں لگائی مجھے کبھی موقعہ نہیں ملا کہ اپنا گھر بناؤں لیکن دوسروں کے گھروں کی بنیادیں رکھ رہا ہوں۔ یا اسی طرح جب سکولوں میں انعامات دیئے جاتے تھے تو اس سکول کے اساتذہ مجھے انعامات دینے کے لئے بلاتے تھے۔ وہاں بھی میں اکثر اللہ تعالیٰ کا اس رنگ میں شکریہ ادا کرتا تھا کہ اگرچہ میں کوئی اچھا طالب علم نہیں تھا اور نہ ہی میں نے کبھی اتنی محنت کی تھی یا ذہانت کا ثبوت دیا تھا۔ کہ مجھے انعام ملتے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس رنگ میں نوازا ہے کہ اب میں خود دوسروں کو انعامات دے رہا ہوں۔ چنانچہ اس فٹ بال کے میچ کے لئے جب مجھے بلایا گیا کہ میں افتتاح کروں تو حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات دل میں پیدا ہوئے۔

اس تصویر میں جو پیش نظر ہے میں اکیلا کھڑا ہوں میرے سامنے فٹبال ہے اور کک لگانے کی صورت میں میں نظر آ رہا ہوں۔ باقی ساری تصویر خالی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ دونوں ٹیمیں اس تصویر سے باہر ہیں۔ اگرچہ ہیں تو قریب ہی۔ بہت دور نہیں۔ گراؤنڈ سے باہر بھی نہیں کیونکہ میری اس لگائی ہوئی کک پر انہوں نے میچ کو آگے چلانا ہے۔ لیکن بہر حال اس تصویر میں وہ نظر نہیں آ رہے۔

آپ نے دیکھا کہ یہ تصویر ان لوگوں کی وجہ سے اہم ہے جو اس میں موجود نہیں ہیں اور ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آغاز میں کہا گیا ہے۔ تصویریں تو افراد یا واقعات یا لینڈ سکیپ کی وجہ سے اہم ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ساری چیزیں تصویر میں موجود ہوتی ہیں۔ اس تصویر میں احمدیہ سیکنڈری سکول بو کی فٹ بال ٹیم کے کھلاڑی اور احمدیہ سیکنڈری سکول کینیما کی فٹ بال ٹیم کے کھلاڑی ہیں تو فیلڈ ہی میں لیکن جتنی تصویر لی گئی ہے۔ اس میں وہ شامل نہیں ہیں۔ اس تصویر میں صرف میں ہوں اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس تصویر کو کاغذی ہے پیرہن میں شامل کرنا چاہیئے تھا یا نہیں۔ کیونکہ اس میں تو صرف میں ہی موجود ہوں۔ لیکن بہر حال میں نے اس تصویر کو شامل کرنے کی ایک وجہ تو پیش کر دی ہے کہ جو ٹیمیں اس میں موجود نہیں ہیں۔ چونکہ میچ انہوں نے کھیلنا تھا اس لئے ان کے تذکرے کی وجہ سے یہ تصویر بھی اہم ہو گئی ہے۔

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ"

کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔

آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کروانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

رام جنم بھومی

بھارت کے مسائل تو اور بھی ہیں لیکن کہا جا سکتا ہے اس وقت بھارت کو ایک گھمبیر مسئلہ جو درپیش ہے وہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی مندر کا ہے۔ ہندو اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ بابری مسجد ایک مندر کو منہدم کر کے بنائی گئی تھی۔ اور اب وہ اسے واپس لے کر وہاں نئے بنائے جانے والے مندر میں شامل کر لیں گے۔ گذشتہ دنوں عدالتی فیصلوں کے باوجود وہاں ایک چبوترہ بنایا گیا ہے جس کے لئے کہا جاتا تھا کہ جوش و خروش کی یہ حالت تھی کہ بچے نوجوان بوڑھے مرد اور عورتیں سب کے سب مشغول کار تھے کوئی ریت اٹھا کر لاتا تھا اور کوئی پتھر اور وہ کہتے تھے کہ یہ ایک مذہبی فریضہ ہے جو وہ ادا کر رہے ہیں۔ اگرچہ معاملہ سپریم کورٹ میں بھی گیا ہوا ہے۔ لیکن سپریم کورٹ بھی ابھی آخری فیصلہ نہیں دے رہی۔ گذشتہ جمعرات کے روز وزیر اعظم نرسیما راؤ نے ہندو پنڈتوں سے اس سلسلے میں گفت و شنید شروع کی تو سپریم کورٹ نے اس معاملے پر بحث کو اس وقت تک ملتوی کر دیا جب تک کہ نرسیما راؤ کی پنڈتوں سے میٹنگ کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آ جاتا تھا۔ حکومت کے افسران اور وشوا ہندو پریشد کے بنیاد پرستوں جنہیں عالمی دی ہندو کونسل بھی کہا جاتا ہے۔ کہا کہ راؤ اور ہندو رہنما آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ دونوں کی خواہش ہے کہ گفت و شنید کے ذریعے ہی معاملہ طے پا جائے۔ لیکن ایسا ممکن نہیں لگتا کیونکہ ہندو بار بار کہہ چکے ہیں کہ وہ مندر تعمیر ضرور کریں گے۔ اور مسجد کو بیشک اسی شکل میں رکھیں لیکن مندر کے احاطے میں لے آئیں گے۔ مسجد کے ارد گرد کا احاطہ وہ مندر ہی کا احاطہ سمجھتے ہیں۔

سپریم کورٹ اتر پردیش کی حکومت کے خلاف ہتک عدالت کا کیس سن رہی ہے۔ کیونکہ حکومت ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کا اجراء نہیں کر سکی۔ بی جے پی کے رہنما کہتے ہیں کہ ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ عدالتی فیصلے کی تعمیل کی جائے لیکن ہم اس بات کو برداشت نہیں کریں گے کہ متنازعہ علاقے سے ہندوؤں کو طاقت کے بل پر نکال دیا جائے انہوں نے کہا کہ عدالتی فیصلے کی تعمیل کے لئے ضروری ہے کہ مختلف پارٹیاں مل بیٹھ کر سوچیں اور فیصلہ کریں۔ بہت سے ہندوؤں کا یہ کہنا ہے کہ بابری مسجد ۱۵۲۸ء میں مغل شہنشاہ نے ایک مندر کو گرا کر بنوائی تھی۔ یہ مندر اسی جگہ پر واقع تھا جہاں رام پیدا ہوئے تھے۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اس دعوے کا کوئی تاریخی ثبوت موجود نہیں ہے۔ اس مندر کی تعمیر کے سلسلے میں ہندوستان میں خاصا بحران پایا جاتا ہے۔

کیڑے مار دوائیں

انسان نے کیڑے مکوڑوں سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کبھی وہ بے ضرر دوائیں استعمال کرتا ہے اور کیڑوں کو مار بھگاتا ہے۔ اور کبھی ایسی دوائیں بھی استعمال کرتا ہے جو درپردہ ضرر رساں ہوتی ہیں۔ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۷۱ء میں ڈینجرس ڈرگس ایکٹ کے ذریعے ان کے ضرر سے بچنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اسی طرح ۱۹۷۳ء میں بھی ایک ایکٹ پاس کیا گیا تھا۔ لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ ان کی مضرت رسانی کے باوجود ان کے متعلق وہ احتیاط نہیں کی جاتی جو لازماً کی جانی چاہیئے۔ عالمی تنظیم صحت کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق پانچ لاکھ کے قریب افراد دنیا بھر میں ان دواؤں کی مضرت رسانی سے کسی نہ کسی حد تک نقصان اٹھاتے ہیں اور پانچ ہزار تو ہلاک ہی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ان اعداد و شمار میں وہ مضرت رسانیاں شامل نہیں کی گئیں جو کچھ عرصہ کے بعد ان دواؤں کے استعمال سے ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً عورتوں کو اسقاطِ حمل۔ مردہ بچوں کا پیدا ہونا۔ یا بچوں کی ساخت میں خرابی ہونا یا کینسر۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو کیڑے مار دواؤں کی مضرت کو آہستہ آہستہ ظاہر کرتے ہوئے ان باتوں پر منتج ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ایک دوا کافی دیر تک استعمال کی جاتی ہے اور پھر پتہ چلتا ہے کہ یہ نقصان دہ ہے اور اس کا استعمال ترک کر دیا جاتا ہے۔

عرب زیادہ تر نیم کے پتوں کا استعمال کرتے تھے۔ گندم وغیرہ محفوظ رکھنے کے لئے بھی اور ایسے جراثیم کو مارنے کے لئے جو بعض اوقات کمروں میں موجود ہوتے ہیں اور نوزائیدہ بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ نیم کے پتوں کو جلا کر اس کمرے میں دھواں پھیلایا جاتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپ ان باتوں سے پہلے بالکل ناواقف تھا۔ کہتے ہیں کہ سترھویں صدی کے دوران انہیں عربوں سے اس استعمال کا پتہ چلا اور جہاں تک کیمیاوی دواؤں کا تعلق ہے وہ تو گذشتہ صدی میں ہی سامنے آئی ہیں۔ لیکن وہ دوائیں جو زراعت میں استعمال کی جاتی ہیں یعنی کھیتوں پر اور باغوں پر چھڑکی جاتی ہیں۔ ان کے بنانے جانے میں زیادہ احتیاط نہیں برتی جاتی رہی۔ امریکہ میں بھی جہاں یہ دوائیں بہت زیادہ بنتی رہی ہیں اور بنتی ہیں۔ صحت عامہ کے لئے پہلی دفعہ ۱۹۴۰ء میں قوانین بنائے گئے۔ ان میں سے بہت سی کیمیائی دواؤں کا استعمال تو اب ترک کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ بات سوچنے والی ہے کہ جو کچھ اس وقت استعمال کیا جا رہا ہے اس کی مضرت رسانی سے کس طرح بچا جائے۔

لمبی عمریں

تبت کے پہاڑی علاقے میں مرکزی حصے سے کافی دور ایک گاؤں کا نام ڈونگ زی ہے کہتے ہیں کہ اس گاؤں میں گذشتہ پچاس سال میں کوئی شخص فوت نہیں ہوا۔ ۱۹۴۲ء سے لے کر اب تک کسی شخص کے فوت ہونے کی خبر نہیں ملی۔ یہاں ایک شخص ایسا بھی موجود ہے جس کی عمر ۱۴۲ سال ہے اور ۱۳۰ سال سے کسی قدر زائد عمر کے تو ۱۸ لوگ پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں ہر روز کسی نہ کسی کی موت واقع نہ ہوتی ہو۔ لیکن ڈونگ زی کے متعلق یہ سن کر گذشتہ پچاس سال میں اس گاؤں میں کسی کی وفات نہیں ہوئی حیرت ہوتی ہے۔ شائد یہ لوگ بھول ہی گئے ہوں کہ لوگ مرا بھی کرتے ہیں اور جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ تجہیز و تکفین کس طرح کی جاتی ہے اور تدفین کس طرح کی جاتی ہے۔ آخر یہ باتیں دیکھنے سے ہی آ سکتی ہیں۔ ایک نسل دیکھتی ہے اور سیکھتی ہے۔ اس کے بعد پھر دوسری نسل دیکھتی ہے اور سیکھتی ہے اور چونکہ ہر روز کوئی نہ کوئی شخص اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔ اس لئے تسلسل کے ساتھ یہ عمل سامنے آتا رہتا ہے۔ لیکن ڈونگ زی کی حالت بالکل مختلف ہے۔ جو لوگ آج سے پچاس سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور اب پچاس سال کے ہو گئے ہیں۔ انہیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ کسی کے مرنے پر کیا کچھ کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے بڑے بوڑھوں سے سنتے بھی ہوں گے تو انہیں سمجھ نہیں آتی ہو گی کہ آخر یہ ساری باتیں کس طرح کی جاتی ہیں۔

برٹش ائیر لائن

دنیا میں چھوٹی چھوٹی ایئر لائنز بھی ہیں۔ وہ تھوڑے تھوڑے فاصلے طے کرتی ہیں اور ان کے اثاثے بھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتے لیکن برٹش ایئرویز تو خاصی بڑی ایئر لائن ہے۔ اب یہ اپنی بڑائی کو اور بھی پھیلانا چاہتی ہے۔ امریکن ایئر کے ۳۰ فیصد حصص ۷۵۰ ملین ڈالر میں خرید کر یہ دنیا کی سب سے بڑی اتحادی ایئر لائن بن جائے گی۔ دنیا میں سب سے زیادہ کمانے والی اور اسی کمائی میں سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والی برٹش ایئر لائن ہے۔ جسے ۱۹۹۱ء میں ۲۸۵ ملین پاؤنڈ یعنی ۵۴۰ ملین ڈالر کا نفع ہوا۔ یہ وہ رقم ہے جس پر اسے ٹیکس دینا ہو گا۔ اب جبکہ یہ ایئر لائن امریکی ایئر لائن کے حصص بھی خرید رہی ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس اس خرید کے لئے کافی رقم موجود ہے۔ یا ساری رقم بیک وقت نہ بھی دے سکے تو باقی رقم قرض لینا اس کے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اسی طرح برٹش ایئر لائن نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ ورجینیا کے بورڈوں پر اپنے چار نمائندے مقرر کرے گی۔ ان کا تعلق بھی یو۔ ایس۔ یعنی امریکی ایئر سے ہے۔ برٹش ایئرویز نے کہا ہے کہ چونکہ ان کا ہدف یہ ہے کہ وہ ساری دنیا کی خدمت کریں۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو ہر ممکنہ حد تک پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اب بھی یہ ایئرویز خاصی بڑی ہے لیکن اتحاد کے بعد تو یہ بہت بڑی ہو جائے گی۔ برٹش ایئرویز کے چیئرمین کا نام لارڈ کنگ ہے۔

سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو

:- "اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

مسعود احمد ظفر

دودھ

عربی میں اسے "لبن" انگریزی میں اسے ملک "MILK" فارسی میں "شیر" اور سندھی میں اسے کھیر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کی بقاء کے لئے جہاں بے شمار نعماء پیدا کیں ہیں ان میں سے ایک عظیم نعمت دودھ ہے یہ ایسی نعمت ہے جو کہ اپنے اندر تمام غذاؤں کے خواص رکھتی ہے یعنی یہ ایک ایسی غذا ہے کہ جس کے استعمال کے ساتھ اگر کوئی اور غذا استعمال نہ بھی کی جائے تو بھی انسان صحت و تندرستی کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دودھ میں ایسے خواص بھی رکھے ہیں کہ جو بیماریوں کے علاج کے لئے مفید ہیں انسان شیرخواری سے لے کر آخر تک اس غذا کا محتاج رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والدہ کو یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ

مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں (البقرہ ۲۳۴) اس ارشاد مبارک کی جہاں اور بہت سی حکمتیں ہیں ان میں سے ایک عظیم حکمت یہ ہے جو بچہ اپنی ماں کا دودھ پورے دو سال تک پی لیتا ہے وہ جسمانی قویٰ کے لحاظ سے انتہائی مضبوط اور صحت مند ہوتا ہے اس کے ساتھ دودھ اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج میں بھی دودھ کا انتخاب فرمایا تھا اس لحاظ سے بھی یہ خیر و برکت کا موجب ہے۔

دودھ ایک لطیف اور زود ہضم غذا ہے اور اس کو عرف عام میں ایک کامل حیوانی غذا بھی کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں پروٹین (گوشت پیدا کرنے والی خوراک) چربی۔ کاربوہائیڈریٹس (نشاستہ دار غذا) اور نمک سب اجزاء رکھے ہیں جس کی انسانی جسم کی نشوونما کے لئے ضرورت ہوتی ہے مختلف حیوانات کے دودھ کی خاصیتیں مختلف ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ہر ایک حیوان کے دودھ کی خاصیت اس کی عمر۔ خوراک اور صحت وغیرہ پر بھی منحصر ہوتی ہے چنانچہ یونانی اطباء مختلف قسم کی خاصیت رکھنے والے دودھ سے مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے اور آج بھی کیا جاتا ہے حیوانات کے دودھ پر ان کی غذا کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے مثلاً سبز چراگاہوں میں رہنے والے حیوانات کے دودھ میں ہر قسم کے وٹامن (حیاتین) بکثرت ہوتے ہیں لیکن اگر ان کی پرورش خشک گھاس پر کی جائے تو دودھ میں وٹامن (حیاتین) کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔

ہمارے موجودہ معاشرہ میں عام طور پر جن حیوانات کا زیادہ دودھ استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ بھینس ۲۔ گائے ۳۔ بکری ۴۔ بھیڑ۔

ان حیوانات کے دودھ کی خاصیتوں اور جن بیماریوں کا ان کے ذریعہ سے علاج کیا جاتا ہے اس کا اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

بھینس کا دودھ

اسے عربی میں "لبن الجاموس" اور فارسی میں "شیر گاؤمیش" انگریزی میں "BUFFALO'S MILK" اور سندھی میں "مینھ جو کھیر" کہا جاتا ہے۔ بھینس کے دودھ میں اللہ تعالیٰ نے چکنائی اور پنیر کے اجزاء وافر مقدار میں رکھے ہیں جو کہ کسی بھی جاندار کی نشوونما کے لئے نہایت ہی اہم عنصر ہیں اس میں مائیت کم اور دہنیت اور جبنیت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ دودھ ثقیل ہوتا اور ضعف معدہ کے مریضوں کے لئے مضر ہے یہ بدن کو موٹا کرتا ہے مقوی اعضاء ہے اور خون زیادہ پیدا کرتا ہے اس کے ذریعہ سے بواسیر کا علاج کیا جاتا ہے لہٰذا یہ بواسیر کے مریضوں کے لئے نافع ہے

گائے کا دودھ

اسے عربی میں "لبن البقر" فارسی میں "شیر گاؤ" انگریزی میں "COW'S MILK" اور سندھی میں "گئوں جو کھیر" کہا جاتا ہے۔

گائے کے دودھ میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص بات یہ رکھی ہے کہ یہ زود ہضم ہے جس کی وجہ سے اسے ایسے آدمی بھی استعمال کر سکتے ہیں جو ضعف معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اسی طرح اگر بچے کو دوسرے دودھ موافق نہ آئیں تو ڈاکٹر ایسے بچے کے لئے گائے کا دودھ تجویز کرتے ہیں۔ اس میں چکنائی اور پنیر کے اجزاء بھینس کے دودھ سے کم ہوتے ہیں گائے کا دودھ مقوی دل اور دماغ ہے اور بدن کو موٹا اور طبیعت کو نرم کرتا ہے اسی طرح یہ دودھ سل دق اور پھیپھڑے کے زخم کے لئے مفید ہے۔

بکری کا دودھ

اسے عربی میں "لبن المعز" فارسی میں "شیر بز" انگریزی میں "GOAT'S MILK" اور سندھی میں "بکری جو کھیر" کہا جاتا ہے۔

یہ دودھ نہایت ہی پتلا ہوتا ہے کیونکہ اس میں پنیر اور شکر کے اجزاء کم ہوتے ہیں اس میں بہت تھوڑی مقدار میں "لیکٹک ایسڈ" بھی ہوتا ہے اس لئے اس سے خاص قسم کی بو آتی ہے اس کے دودھ میں گائے اور بھینس کے دودھ کی نسبت دہنیت کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ لطیف سمجھا جاتا ہے یہ دودھ کھانسی۔ سل پھیپھڑے کے زخم اور حلق کی خراش کے لئے مفید ہے اطباء "ماء الجبن" بناتے ہیں جو کہ امراض سوداویہ مثلاً مالیخولیا اور جنون وغیرہ کے لئے مفید ہے

بھیڑ کا دودھ

اسے عربی میں "لبن الضان" فارسی میں "شیر میش" اور سندھی میں "رڈھ جو کھیر" کہا جاتا ہے

بھیڑ کے دودھ میں بکری کے دودھ کی نسبت چکنائی زیادہ ہوتی ہے اور یہ دودھ دیر ہضم اور ثقیل ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ دودھ دماغ کے جوہر، حرام مغز اور قوت باہ کے مریضوں کے لئے مفید ہے اور اگر اس کو "گوند ببول" کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو یہ کھانسی۔ آنتوں کے زخم اور پیچش کے لئے نہایت ہی مفید ہے

مگر تکلیف دہ بات یہ ہے کہ دودھ جیسی یہ خدائی عظیم نعمت آج کہیں بھی خالص طور پر حاصل کرنی انتہائی مشکل بات ہے خاص طور پر شہروں میں اس میں ایسی چیزوں کی ملاوٹ کر دی جاتی ہے جو نہ صرف اس عظیم نعمت کی خاصیتوں کو ختم کر دیتی ہیں بلکہ صحت کے لئے بھی انتہائی مضر بنا دیتی ہیں اور کچھ نہیں تو اس میں دودھ والے پانی کی مقدار اس قدر زیادہ ملا دیتے ہیں کہ دودھ صرف نام ہی کا رہ جاتا ہے۔

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

اسے مقدس جانتے جیسا خداوند تیرے خدا نے تجھے حکم کیا ہے چھ دن تک تو محنت کر اور اپنے سب کام کیا کر پر ساتواں روز خداوند تیرے خدا کے سبت کا ہے۔ تو اس دن کوئی کام نہ کر۔ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا بیل نہ تیرا گدھا نہ تیری کوئی مواشی اور نہ مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو تاکہ تیرا غلام اور تیری لونڈی تیری طرح سے آرام کریں یہ بھی یاد کر کہ تو مصر کی زمین میں غلام تھا اور وہاں سے خداوند تیرا خدا اپنے زور آور ہاتھ اور بڑھائے ہوئے بازو سے تجھے نکال لایا اس لئے خداوند تیرے خدا نے تجھ کو حکم دیا کہ تو سبت کے دن کی محافظت کر"

اسی قسم کا مضمون خروج باب ۲۰ آیت ۸ تا ۱۱ میں بھی ہے۔ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹکڑا واقعی ان ٹکڑوں میں سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وحی میں سے اب تک محفوظ چلے آتے ہیں انسانی اعمال کی حکمت اور غرباء کی خبرگیری کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم اس میں موجود ہے۔

سبت جس کا عبرانی لہجہ شبات ہے اس کے معنی عربی کی طرح عبرانی میں بھی آرام کے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے معنی عبرانی زبان میں قطع کرنے اور ختم کرنے کے بھی ہیں (انسائیکلوپیڈیا ببلیکا نیز HEBREW AND ENGLISH LIXICON OF THE OLD TESTAMENT) اور عربی زبان میں بھی یہ معنے پائے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں سَبَتَ الشَّیْءَ قَطَعَهٗ۔ اس چیز کو کاٹا سَبَتَ رَأْسَهٗ حَلَقَهٗ۔ اس کا سر مونڈا عبرانی زبان کے واقفوں کا عام طور پر خیال یہ ہے کہ ہفتہ کے دن کا نام سبت آرام کی وجہ سے نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اس ہفتہ کے کام کو ختم کرتا ہے۔

پرانی بابلی زبان میں سَبَتُّہ دعائے توبہ کو کہتے تھے۔ اس لئے بعض (جیسی) کے نزدیک یہ اسی زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ توبہ اور دعا کا دن ہے (انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد ۴ کالم نمبر ۴۲۷۳ الم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص۱ سے آگے

کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔ پاکستان کا ہر احمدی اپنے ملک کا سب سے بڑھ کر وفادار ہوگا۔ پاکستان کی خدمت کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے پاک فوج میں بھرتی ہونے کے لئے جماعت احمدیہ کی خواتین کے زندہ جاوید کردار کا ذکر کیا اور فرمایا۔ کہ جب حکومتِ پاکستان کو وطن کے دفاع کے لئے فوجی بھرتی کی ضرورت پیش آئی اور سرکاری حکام احمدیوں کے ایک گاؤں میں پہنچے اور بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے حکم دیا ہے کہ وطن کے دفاع کے لئے فوج میں بھرتی ہوا جائے تو عورتوں نے اپنے بچوں کو ڈانٹ ڈانٹ کر فوج میں بھرتی کروایا۔ ایک عورت نے کہا کہ میرے دو بیٹوں اور دو پوتوں کو لے جاؤ اور اپنے بچوں اور پوتوں سے کہا کہ میں اس وقت تک اپنے گھر نہیں جاؤں گی جب تک تم فوج میں شامل ہونے کے لئے ان کے ساتھ نہ چلے جاؤ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سب قربانیوں کے باوجود ۱۹۵۳ء میں یہی ان مذہبی راہنماؤں نے جو قیام پاکستان اور قائدِ اعظم کے سخت مخالف تھے حکومت کے ساتھ مل گئے اور احمدیوں کے خلاف شورش برپا کر دی اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر احمدیوں پر پاکستان کی زمین تنگ کر دی گئی اور پھر یہی صورتِ حال ۱۹۸۴ء میں ہوئی جب صدر جنرل ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف آرڈی ننس نمبر ۲۰ جاری کیا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور حکومت احمدیوں کے خلاف اتنی سنجیدہ ہے کہ ایک ضلعی ہسپتال میں نرسوں کے لئے اشتہار دیا گیا تو اس میں شائع کیا گیا کہ درخواست دینے والی خواتین احمدیت کے بانی کو جھوٹا سمجھنے کا حلفیہ بیان ساتھ منسلک کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدیوں کے خلاف کارروائیوں کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ اس آرڈی ننس کے تحت پاکستان کے چاروں صوبوں میں احمدیوں کے خلاف ۸۰۳۳ مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے دردناک حالات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا اور ملک میں جو لاقانونیت تشدد جنسی جرائم اور کرپشن ہے اس پر خود اہلِ وطن نے جو تبصرے کئے ہیں ان کا ذکر کیا اور ملک کی شدید پریشان کن حالت کو کھول کر رکھ دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں افواجِ پاکستان کے سربراہوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو ظلم قوم سے ہو چکے ہیں ان کا اندازہ کرو جب تک فوج اس ملک سے کسی خرابی کو دور کرنے کا تہیہ نہ کر لے۔ سیاستدانوں میں جرأت ہی نہیں کہ وہ ان کو دور کرے۔

حالات دن بدن خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ حضور نے افواجِ پاکستان اور سیاستدانوں کو اپیل کی کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں جو اب تک ہو چکا اسے ماضی میں دفن کر دیں مستقبل کا سوچیں اس کے لئے ضروری ہے کہ قائد اعظم کے تصور میں پناہ لیں اور اس سے بھی بڑھ کر اس ارشاد الٰہی میں پناہ لیں جس میں اللہ نے فرمایا ہے کہ عدل قائم کرو۔ اس سے بڑھ کر احسان کرو اور اس سے بھی اگلا مرتبہ یہ ہے کہ ایتاءِ ذی القربیٰ کرو یعنی انسانوں سے بلا تفریق مذہب و ملت اور رنگ و نسل اتنی محبت اور نیک سلوک کرو جیسے اپنے قریبی عزیزوں سے کرتے ہو۔ اخلاق کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہو جاؤ۔ اسی میں قوم کی بقا ہے۔ اسی میں قوم کی نجات ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت دے۔ ابھی وقت ہے۔ ابھی آخری بات نہیں ہوئی۔ اگر اب بھی قوم نے اپنے اعمال و کردار کو ٹھیک نہ کیا تو میں متنبہ کرتا ہوں کہ بڑے سخت دن آنے والے ہیں۔ اس کے بعد پھر فرار کی سب راہیں بند ہو جائیں گی اور ایسا عذاب آئے گا جس سے کوئی نہ بچا سکیگا اللہ تعالیٰ پاکستان کو اس عذاب سے بچائے

حضور ایدہ اللہ کی تازہ نظم

آخر میں حضور ایدہ اللہ کی تازہ نظم جو حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے کے وصال پر حضور نے کہی تھی۔ مکرم عصمت اللہ صاحب نے ترنم سے سنائی۔ یہ نظم بہت ہی دردناک کیفیات کی حامل تھی۔

آخر میں دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔

مواصلاتی سیارے کے ذریعے روابط

جماعت احمدیہ کے اس ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کی خاص اور غیر معمولی بات یہ تھی کہ اس بار یہ جلسہ سالانہ مشرقِ بعید کے ممالک انڈونیشیا، جاپان، سنگاپور، جنوبی ایشیا کے ممالک بھارت، پاکستان اور روس میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے ٹی وی پر براہِ راست دیکھا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے تینوں دنوں کے روح پرور خطابات پاکستان کے کئی شہروں اور ربوہ میں بھی احباب نے بڑے ذوق و شوق سے دیکھے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل یورپ کے تمام ممالک کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ جلسہ، عیدین اور خطباتِ جمعہ براہِ راست ٹی وی پر دیکھتے ہیں۔ یہ ساری کارروائی جسوال برادرز کا کارنامہ ہے۔ اس کے پروڈیوسر مکرم وسیم احمد جسوال ہیں اور ایڈمنسٹریشن مکرم بشیر احمد خان رفیق کی ہے اللہ سب کو جزائے خیر دے۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۰۵ میں شازیہ پروین باجوہ بنت چوہدری محمود احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۱۲ دار العلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی کوکا مالیتی /۱۰۰ روپے (۲) طلائی بالیاں وزنی ۶ گرام ۵۰۰ ملی گرام مالیتی /۱۸۸۵ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شازیہ پروین باجوہ ۲۱/۱۲ دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد باجوہ والد موصیہ

مسل نمبر ۲۸۵۰۶ میں نازیہ پروین باجوہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ۔ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۱۲ دار العلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں وزنی ۵ گرام ۵۰ ملی گرام مالیتی /۱۶۵۰ روپے۔ (۲) طلائی کوکا مالیتی /۱۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اگر اس کے بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نازیہ پروین باجوہ ۲۱/۱۲ دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد باجوہ والد موصیہ۔

ہر کام اپنے مرحلہ میں مکمل ہونا چاہئے

(یعنی وعدوں کا اور وصولیوں کا)

فرمایا:۔ "(صاحب ایمان) کو اپنے کاموں میں ہوشیار ہونا چاہئیے اور اپنے فرائض کی ادائگی میں جلدی اور احتیاط سے کام کرنا چاہئیے۔ احتیاط اس لئے کہ اگر ہم اپنے اندازے میں غلطی کر جائیں اور کام کے بعض پہلو ترک کر دیں تو ہمیں نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی اور جلدی اس لئے کہ یہ زمانہ جلدی کرنے کا ہے۔ دنیا دوڑ رہی ہے جب تک ہم دنیا کے ساتھ ایسی رفتار کے ساتھ نہ دوڑیں کہ ہماری رفتار اس سے تیز ہو اس وقت تک ہمیں کسی اچھے نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۳ اگست آج آسمان ابر آلود ہے۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔

○ اتوار کے روز سندھ اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے قبل ہی زبردست ہنگامہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق پی ڈی اے کے ۳۹ ارکان سندھ اسمبلی اپنے لیڈر سید قائم علی شاہ کی قیادت میں جب اسمبلی کے بڑے دروازے سے داخل ہونے لگے تو وہاں موجود پولیس کی بھاری اکثریت نے انہیں روک لیا اور ایس پی ساؤتھ نے انہیں بتایا کہ وہ دو ۲ ارکان محمد علی جھنگو اور پیر مظہر الحق کو ایم پی او کے تحت گرفتار کرنا چاہتے ہیں تاہم اپوزیشن ارکان نے شدید مزاحمت کرتے ہوئے ان کی گرفتاری کی کوشش ناکام بنا دی۔

○ قومی اسمبلی کا ۱۳ واں اجلاس ۳۰ اگست سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔

○ سندھ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں گذشتہ روز حکومت کو اپوزیشن پر پہلی بار اس وقت سبقت حاصل ہوئی جب ووٹنگ کے دوران پی ڈی اے کے ۳۸ کے مقابلے میں ۴۳ ووٹ حاصل ہوئے۔ یہ ووٹنگ اجلاس کے وقت کی ڈیڑھ بجے سے چار بجے تک توسیع کے معاملہ پر تھی۔

○ سندھ کے بعد دریائے راوی میں بھی سیلاب آگیا ہے۔ شاہدرہ کے مقام پر دریائے راوی میں سیلاب کا دوسرا ریلا آج گذرے گا۔ جس سے متعدد گاؤں زیر آب آجانے کا خطرہ ہے۔ بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور سیلابی مرکز کے مطابق امسال بڑے سیلاب کا خطرہ ہے۔

○ سکھر بیراج کے علاقے میں دریائے سندھ کا پانی انتہائی درجے کے سیلاب کے قریب پہنچ گیا ہے۔ سکھر سے کو دادو، حیدرآباد ضلع تک دریائے سندھ کا پانی کناروں کو توڑ کر کچے علاقے میں پھیل چکا ہے۔ دادو کراچی لائن پر گاڑیوں کی آمدورفت بند کر دی گئی ہے۔ متعدد قصبات زیر آب آگئے ہیں اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور کئی افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ سندھ میں شدید بارشوں سے پیدا ہونے والی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں نفاذ اسلام اور قرآن و سنت کو سپریم لا بنانے کے لئے آئین میں ترمیم کی جائے گی۔

○ ریلوے محنت کش یونین نے اتوار کو اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال کر دی جس کی وجہ سے راولپنڈی کے ملحقہ شہروں میں ٹرینوں کی آمدورفت سوا تین گھنٹے بند رہی۔

○ برطانوی اخبار "میل" نے اپنی تازہ اشاعت میں یہ انکشاف کیا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کی اقتصادی تجارتی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ترکی کو صاف تیل برآمد کر رہا ہے۔ کیونکہ تیل ہی عراق کے لئے واحد زر مبادلہ ہے۔

○ ایرانی حکام نے عوام اور پولیس پر زور دیا ہے کہ وہ ان خواتین کے خلاف نئی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جو اسلامی احکامات اور رسومات کے مطابق لباس پہننے سے گریز کرتی ہیں۔ ایران میں خواتین کے لئے سیاہ رنگ یا ایسے رنگ جو شوخ و چنچل نہ ہوں کے لباس پہننا ضروری ہیں جن میں سر کو اچھی طرح ڈھانکنا بھی شامل ہے۔

○ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم نے اعلیٰ فوجی قیادت میں بعض انتہائی اہم تبدیلیاں کی ہیں۔

○ بارسلونا اولمپکس میں پاکستانی باکسروں نے قوم کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ پاکستانی باکسنگ ٹیم کے مینیجر ظفر زبیری نے بارسلونا اولمپکس میں پاکستانی باکسروں کی کارکردگی پر سخت مایوسی کا اظہار کیا ہے۔

○ دریائے راوی کے بند کے ساتھ ساتھ چھوٹی بڑی فیکٹریوں کی تعمیر کے باعث شہر کو سیلاب سے محفوظ رکھنے والے اس بند میں بڑے بڑے شگاف پڑ چکے ہیں۔ جس سے سیلاب کی صورت میں شہری علاقوں کے متاثر ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔

○ کابل میں حزب اسلامی (حکمت یار) اور جنرل رشید دوستم کے درمیان فیصلہ کن جنگ کی تیاریوں کے باعث شہر میں ہر طرف دہشت کی حکمرانی ہے۔ دونوں فریقوں نے تازہ دم دستے ہزاروں کی تعداد میں مضافاتی علاقوں میں تعینات ہیں۔ رات کو شہر میں بجلی بند ہو جاتی ہے تو توپیں اور راکٹ چلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لوگ خوف کے مارے شہر سے بھاگ رہے ہیں۔ تاہم وزیر اعظم نے جنگ کے امکان کو رد کیا ہے۔

○ بھارتی فوج کی فائرنگ سے کشمیر میں ۶ مجاہدین اور ایک عام شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ بوسنیا کے دارالحکومت پر قبضہ کرنے کے لئے سربیائی اور مسلمان فوجیوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ بی بی سی کے مطابق بوسنیا کی حکومت کا کہنا ہے کہ اس کی فوج نے ریاست کے کئی دوسرے علاقوں میں سربیائی فوج کو شکست دے دی ہے۔ مسلمان فوج نے شمالی مغرب میں ایک شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اور جنوب میں ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

○ ریڈیو تہران نے ایک کشمیری حمایت کے بیان کے حوالے سے بتایا ہے کہ اسرائیلی خفیہ ادارے کے ارکان مقبوضہ کشمیر پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے انڈین انٹرنیشنل انٹیلی جنس کے تحقیقی اور تربیتی شعبہ کے تعاون سے وادی میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

○ امریکہ کے ایک ادارے نے اپنے ایک مطالعاتی سروے میں کہا ہے کہ ایران شام اور لیبیا جلد ایٹم بم بنالیں گے۔

اعلان گمشدہ کاغذات

○ ایک عدد لفافہ جس میں حلفیہ بیان تصدیق شدہ مجسٹریٹ ربوہ بیت اقصیٰ کی طرف آتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ شکریہ

چوہدری محمد اسلم ناصر (ہیڈ ماسٹر)
مکان نمبر ۸، ناصر آباد۔ ربوہ۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

احتیاط دودھ خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے اس کے علاوہ اسے مکھیوں اور گرد و غبار سے محفوظ رکھنا چاہیئے اسی طرح اسے مریض کے کمرہ میں بھی نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ سب غذاؤں کی نسبت دودھ بہت جلد ہیضہ۔ محرقہ بخار اور دیگر امراض کے جراثیم کی آماجگاہ بن جاتا ہے

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی و اولین و شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نپران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زدجام عشق
تیس ۳۰ گولی -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ / ۷۷۱